بیوی نے اسلام قبول کر لیا تو خاوند اسے اذیت دیتا اور برا سلوك کر تا ہے

زوجته أسلمت ويؤذيها ويسيء لها

[أردو - اردو - urdu]

شيخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

بیوی نے اسلام قبول کر لیا تو خاوند اسے اذیت دیتا اور برا سلوك کر تا ہے

ايك شخص يورپى ممالك كى طرف ہجرت كر كے گيا اور وہاں رہائشى پرمٹ حاصل كرنے كے ليے ايك عيسائى عورت سے شادى كى، اس كى ايك بچى بھى ہوئى، شادى كے ابتدائى برس تو اس نے گمراہى ميں ہى برس كر ديے، وہ بيوى پر ظلم و ستم كرتا اور بچى كو بھى اذيت ديتا گويا كہ وہ اس كے كچھ نہيں لگتے. اللہ تعالى نے اس كى بيوى كو ہدايت دى چنانچہ اس نے اسلام قبول كر ليا، ليكن خاوند كى حالت ميں كوئى تبديلى پيدا نہ ہوئى اور وہ اب تك زنا اور گناہوں كا ارتكاب كرتا ہے، اور گھر كے اخراجات بھى ادا نہيں كرتا، نہ تو بيوى كو رقم ديتا ہے اور نہ ہى كھانا لا كر ديتا ہے.
بلكہ وہ زبردستى بيوى كے خرچ پر رہتا ہے، ليكن وہ مسكين ہر ظلم پر صبر و تحمل كرتى ہے كيونكہ اس كے اور بھى دو بچے ہيں، اور وہ اپنا گھر خراب نہيں كرنا چاہتى، اور اللہ سے اميد ركھتى ہے كہ اللہ تعالى اس كے خاوند كو ہدايت ضرور دےگا.
عورت كے خاندان والوں كا خيال ہے كہ اجنبى لوگ اور اسلام ان كى بيٹى كى تباہى كا سبب ہيں، كيا آپ كوئى نصيحت كريں گے يا آپ كے پاس كوئى ايسا طريقہ ہے جو اس شخص كو صحيح راہ دكھا سكے، اور اس سلسلہ ميں اسلامى حكم كيا ہے ؟

الحمد للہ
اس بہن كے اسلام قبول كرنے پر ہم اللہ سبحانہ و تعالى كا شكر ادا كرتے ہيں، اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ اسے حق پر ثابت قدم ركھے، اور قول و فعل ميں اسے صحيح راہ دكھائے.
اس بہن نے جو بيان كيا ہے وہ اسلام كى آزمائش ہے ـ اگر تعبير صحيح ہو ـ كہ اپنے اہل و عيال كے ساتھ جو اسلام كى طرف منسوب تو ہيں ليكن اسلامى احكام اور آداب كى مخالفت كر رہے ہيں يعنى اس كا خاوند مسلمان تو ہے ليكن اسلامى احكام كى مخالفت كر رہا ہے، پھر اگر يہ مخالفت اسلامى ملك ميں ہوتى تو اور بات تھى، كيونكہ وہاں دين ظاہر ہوتا ہے، اور

دین اسلام پرعمل کرنے والے معروف ہوتے ہیں؛ اس لیے کسی دوسرے کی غلطی پر مؤاخذہ نہیں کیا جاتا، اور نہ کسی غلط کام کرنے والے کی بنا پر اسلام کو طعن کیا جاتا ہے، اگر ایسا ہوتا تو یہ آسان اور ہلکا تھا یعنی اسلامی ملك میں.

لیکن مصیبت تو یہ ہے کہ جب انسان یورپی ممالك میں ہو اور کافروں کے درمیان رہے اور دین اسلام کی مخالفت کرتا ہو تو کافر لوگ اسے دین اسلام کی صورت خیال کرینگے، اور دین اسلام کے اخلاق اور آداب و احکام کی تصویر سمجھیں گے پھر یہ شخص مسلمان ہو کر بالکل ویسی ہی زندگی بسر کرتا ہو جیسے یہودی اور عیسائی رہ رہے ہوں، نہ تو اسے حلال کی پرواہ ہو اور نہ ہی حرام کی.

امام اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:
" یہ کہنا چاہیے کہ: ہر مسلمان شخص اسلام کی حد پر کھڑا پہرہ دے رہا ہے اور وہ اس کا چوکیدار ہے، لہذا جو یہ کر سکتا ہے کہ کی اس کی جانب سے کوئی نقب نہ لگائے ت واسے ایسا ضرور کرنا چاہیے "

اور حسن بن حي رحمہ اللہ کہتے ہیں:
" مسلمان تو ایك قلعہ کی مانند ہیں؛ اس لیے جب کوئی مسلمان بدعت کرتا ہے تو اس کی جانب سے اسلام میں نقب لگائی جاتی ہے؛ اور اگر سب مسلمان بدعاتك رنے لگیں تو تم اس پر قائم رہو جس پر اگر سب مسلمان لوگ قائم رہتے جس پر قائم رہنے کا اللہ نے اپنی مخلوق کو حکم دیا ہے تو اللہ کا دین قائم رہتا، آپ کی جانب سے اسلام میں نقب نہ لگائی جائے!!

دیکھیں: السنۃ تالیف محمد بن نصر المروزی نمبر (۲۹ - ۳۰).

ہر مسلمان شخص کے دل میں یہ ہونا چاہیے کہ وہ اسلام قبول کرنے والی بہنوں کو ایذاء و تکلیف نہ دے نہ تو قولی ضرر دیں اور نہ ہی فعلی ضرر ان لوگوں سے صادر ہو جن کے متعلق مفروض تو یہ ہے کہ وہ اسلام کی ایك بہتر اور اچھی تصویر پیش کریں، اور ایك مسلمان خاندان کا اچھا

تصور پیش کرتے جس کے افراد میں محبت و مودت اور رحمدلی پائی جاتی ہو.

افسوس ہے کہ اسلام کی طرف منسوب اس طرح کے خاوند بہت بری مثال پیش کرتے ہیں اور دوسروں کے لیے ایك برا نمونہ بنتے ہیں، اور دین اسلام سے متنفر کرنے اور دین اسلام میں طعن و تشنیع کرنے کا باعث بنتے ہوئے اسلام کی ساکھ خراب کرتے اور اسلام کی شہرت کو نقصان دیتے ہیں.

اور اگر اس خاوند کے افعال میں نماز ترك کرنا بھی شامل ہے تو ہم اپنی اس محترم و فاضلہ بہن کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ اس کے لیے اس شخص کے ساتھ رہنا حلال نہیں؛ کیونکہ نماز ترك کرنا شریعت اسلامیہ میں کفر مخرج عن الملۃ کہلاتا ہے اس طرح یہ نکاح فسخ ہو جائیگا.

اور اس طرح کا خاوند اپنے خاندان کا سربراہ بننے کا اہل نہیں رہتا جس سے اس کی بیوی اور بچوں پر امن کی ضمانت ہو، بلکہ اس سے تو خدشہ ہے کہ وہ اپنے برے افعال کی بنا پر ان پر بھی اثرانداز ہوگا.

اور اگر وہ شخص بیوی اور بچوں کے اخراجات بھی برداشت نہیں کرتا حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے تو اس پر بیوی بچوں کی رہائش اور کھانے پینے اور لباس وغیرہ کے اخراجات واجب کیے ہیں، اس طرح تو اس نے اپنے اندر صفاتی اور افعال سب کی برائی جمع کر لی ہے.

چنانچہ اس حالت میں اس شخص کے ساتھ رہنا بہت ہی ناقابل برداشت اور بوجھ ہے جو بیوی بغیر کسی سبب کے برداشت کر رہی ہے، اگر وہ اس سے طلاق حاصل کر کے خلاصی پائے تو اس کے لیے ایسے شخص سے علیحدگی ہی بہتر اور افضل ہے، ہو سکتا ہے اس کی زندگی اچھی ہوجائے یا اپنی اولاد کے ساتھ اکیلی رہ کر بہتر زندگی بسر کرے، یا پھر کسی دوسرے خاوند کے ساتھ جو خاندان کی قدر و قیمت جانتا ہو، اور اللہ تعالی نے جو کچھ ایك خاوند پر واجب کیا ہے وہ اس کی ادائیگی کرے.

عزیز بہن کو چاہیے کہ اگر تو وہ اپنے خاوند کی ہدایت کی امید رکھتی ہے اور اصلاح ہو سکتی ہے تو وہ اپنے خاوند کے دوست و احباب اور رشتہ داروں کے ذریعہ اصلاح کی کوشش کرے ہو سکتا ہے ان لوگوں کے لیے اسے تبدیل کرنا ممکن ہو اور وہ اسے ہدایت کی راہ دکھانے کا سبب بن جائیں.

اس کے لیے ممکن ہے کہ آپ اس کے لیے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ والی تقاریر جن میں معصیت و گناہوں سے اجتناب کرنے اور موت و قبر اور حساب و کتاب اور قیامت کا ذکر بیان کیا گیا ہو کو بطور وسیلہ استعمال کریں ہو سکتا ہے اس کا اثر ہو اور وہ اپنے پرودگار کی طرف رجوع کر لے.

اور اگر اس سے بھی کوئی فائدہ نہ ہو تو پھر آپ کو مسلمان قاضی کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کرنے میں تردد نہیں کرنا چاہیے یا پھر کسی مفتی یا امام مسجد جن کا علم و دین ثقہ ہو ان کے سامنے پیش کریں تا کہ اس کے چھٹکارہ کی کوئی راہ نکل سکے.

اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر اس بہن کو چاہیے کہ وہ اپنا معاملہ کسی ایسے ادارہ کے سامنے پیش کرے جو اسے اس سے چھٹکارا دلائیں چاہے وہ خاندان کی دیکھ بھال کا ادارہ ہو یا عدالت یا کوئی اور انٹرنیشنل ادارہ.

اگر تو وہ تارك نماز ہے تو پھر عقد نکاح فسخ شمار ہوگا اور اگر تارك نماز کے ساتھ وہ یہ معصیت و گناہ کا مرتکب بھی ہے تو پھر ہماری اس بہن کو اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے کسی عالم دین یا مرکز اسلامی کے ذریعہ شرعی طریقہ اختیار کرنا چاہیے تا کہ وہ اس پر بیوی بچوں کے اخراجات لازم کریں اور اس کے ساتھ ساتھ معاصی و منکرات کو ترك کرنے کا کہیں، اور اگر وہ انکار کرے تو شریعت اسلامیہ کے مطابق وہ اس سے طلاق لے کر دیں اور پھر قانونی کاروائی کر کے اس سے بیوی ہونے سے بھی خلاصی کرائی جائے.

اس عزيز بہن كو حرص ركھنى چاہيے وہ كسى اسلامى ملك منتقل ہو جائے ـ چاہے وہاں شريعت كى مخالفت ہوتى ہے ـ كيونكہ وہ ايك غير اسلامى اور كفريہ ملك سے بہتر ہے، جس ميں رہ كر ايك مسلمان شخص اپنے ليے بھى سلامتى و امن طلب نہيں كر سكتا اور نہ ہى اولاد كے ليے.

اللہ سبحانہ و تعالى سے دعا ہے كہ وہ اس عورت كو اجر عظيم عطا فرمائے، اور اسے اور اس كى اولاد كو اپنى رضا و خوشنودى والے اعمال كرنے كى توفيق دے.

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب